

Al-Mīthāq

(Research Journal of Islamic Theology)

Published by: HIRA *Institute of Social Sciences Research & Development*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 04, October - December 2026, PP 94-103
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article Timeline:	*Received:* 09-09-2026	*Accepted:* 21-10-2026	*Published:* 25-10-2026

Disclaimer:
Responsibility for the accuracy of the stated facts rests solely with the authors. Opinions expressed in *"Al-Mīthāq"* are those of the authors and not necessarily endorsed by either the Editorial board or the Institute.

بدکاری کی حرمت اور تحفظِ صحت: سامی ادیان اور جدید طبی اصولوں کی روشنی میں تقابلی مطالعہ

The Prohibition of Illicit Sexual Relations and Health Protection: A Comparative Study in the Light of Semitic Religions and Modern Medical Principles

Tauqir ul Zaman [1] ***Dr. Shahzada Imran Ayub*** [2]

Abstract

The Semitic religions like Judaism, Christianity, and Islam, contain extensive teachings regarding health and chastity. Adultery and illicit sexual relations are strictly forbidden across the Semitic religions. While Judaism, Christianity, and Islam all forewarn of severe eschatological punishments in the hereafter for transgressors, both Judaism and Islam prescribe explicit temporal penalties under worldly law. Conversely, Christianity does not mandate specific legal sanctions for adulterers, instead emphasizing repentance and moral reformation. In tandem with these religious ordinances, illicit sexual conduct carries profound biomedical repercussions, which contemporary medical science comprehensively corroborates. This study evaluates the teachings of Semitic religions regarding fornication through the lens of modern medical findings, drawing upon the primary scriptures and scholarly interpretations of each faith as core reference sources.

Keywords

Fornication, Judaism, Christianity, Islam, Medical Science.

[1]***Corresponding Author,*** *Ph. D Scholar, Department of Islamic Studies, Division of Islamic & Oriental Learning, University of Education, Lower Mall Campus, Lahore & Lecturer (Islamiat), Government Graduate College, Muridke.* tauqirulzaman@gmail.com

[2] *Associate Professor, Department of Islamic Studies, Division of Islamic & Oriental Learning, University of Education, Lower Mall Campus, Lahore.* shahzada.imran@ue.edu.pk

تعارف

سامی ادیان سے مراد تین ادیان ہیں، جن میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام شامل ہیں۔ سامی ادیان کو جد الانبیاء جناب ابراہیم علیہ السلام کی طرف نسبت کی وجہ سے ابراہیمی ادیان بھی کہا جاتا ہے۔ سامی ادیان کے پیغمبر یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ یہودیت، تینوں سامی ادیان میں سے، قدیم دین ہے جبکہ یہودیت کی مقدس کتاب تورات ہے۔ دوسرا قدیم سامی دین عیسائیت ہے جو ماننے والوں کی تعداد کے اعتبار سے سب سے بڑا سامی دین ہے جبکہ عیسائیت کی مقدس کتاب بائبل ہے جو کہ عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کا مجموعہ ہے۔ تیسرا سامی دین، دین اسلام ہے جبکہ اسلام کی مقدس کتاب قرآنِ مجید ہے۔ انسانی صحت ہمیشہ سے انسانیت کا بنیادی مسئلہ رہی ہے اسی لیے سامی ادیان میں دیگر تعلیمات کی طرح حفظانِ صحت کی تعلیمات بھی موجود ہیں۔ جب بھی انسانیت کی ہدایت کے لیے آسمان سے کتابیں نازل ہوئیں ہیں ان میں انسان کی دینی رہنمائی کے ساتھ ساتھ دنیوی امور بھی زیرِ بحث آتے رہے ہیں۔ انسان کی فطری ضروریات میں سے ایک ضرورت جنسی خواہش کی تسکین بھی ہے، جس کی تکمیل کے لیے تینوں ادیان نے نکاح کرنے کا فطری راستہ فراہم کیا ہے۔ سامی ادیان میں مردوں کے لیے تعدد ازواج کی حد بندی کی گئی ہے، جبکہ عورت کے لیے تینوں سامی ادیان میں ایک وقت میں ایک ہی شوہر کے نکاح میں رہنے کی پابندی لگائی گئی ہے۔ سامی ادیان میں نکاح کے بغیر جنسی خواہش کی تسکین کو زنا اور بدکاری قرار دے کر اس عمل کو گناہ اور جرم قرار دیا گیا ہے۔ طبی نقطہ نظر سے زناکاری اور بدکاری کے انسانی صحت پر انتہائی خطرناک، مہلک اور جان لیوا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جدید میڈیکل سائنس زناکاری اور بدکاری کو مضر صحت قرار دیتی ہے۔ زنا کے برے اثرات سے بچنے کا واحد طریقہ پاکدامنی اختیار کرنا ہے۔ جدید طبی سائنس کی روشنی میں زناکاری اور بدکاری کے انسانی صحت پر اثرات کے حوالے سے تحقیقات منظر عام پر آچکی ہیں۔ سامی ادیان کی زناکاری اور بدکاری کے حوالے سے تعلیمات کا باہمی تقابل اور جدید طب کی روشنی میں ان تصورات کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

یہودیت کی بدکاری سے متعلق تعلیمات

یہودیت میں زنا، بدکاری اور لواطت کو انتہائی قبیح و شنیع عمل قرار دیتے ہوئے اس سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ کتاب خروج میں مذکور ہے کہ تُو زنا نہ کر۔[1] تورات کے مطابق خدا نے جن باتوں کا بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا ان میں یہ بھی شامل تھا کہ زنا نہ کرنا۔ تورات کے مطابق ہر قسم کی زناکاری اور بدکاری حرام ہے۔ شادی شدہ مرد و زن کا زنا کرنا،[2] محرم رشتہ داروں سے زنا کرنا،[3] ہم جنس سے بدکاری کرنا،[4] کسی مرد یا عورت کا کسی جانور سے بدکاری کرنا[5] وغیرہ گناہ، حرام اور قابل سزا جرائم قرار دیے گئے ہیں۔

زناکاری اور بدکاری کی سزا

تورات میں زنا، بدکاری اور لواطت کی سزا موت مقرر کی گئی ہے۔ کتاب احبار میں مذکور ہے:

> شادی شدہ زانی عورت اور اس سے زنا کرنے والے مرد کو قتل کر دیا جائے۔[6] دو مرد اگر باہمی رضامندی سے بدکاری کریں یعنی لواطت میں ملوث ہوں تو دونوں کو قتل کر دیا جائے۔[7] اگر کوئی مرد کسی جانور سے بدکاری کرے تو اس مرد کو اور اس جانور کو قتل کر دیا جائے۔[8] اگر کوئی عورت کسی جانور سے بدکاری کرے تو اس عورت کو اور اس جانور کو قتل کر دیا جائے۔[9] ہم جنس پرستی کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔[10] ہم جنس پرستوں کو قتل کرنے کی سزا کا حکم ہے۔[11]

کتابِ پیدائش میں قوم لوط کی تباہی کی وجہ ہم جنس پرستی بیان کی گئی ہے۔[12] کتابِ احبار میں غیر شادی شدہ کے لیے بھی زنا

کرنے کو حرام اور کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے۔[13] تالمود میں غیر شادی شدہ زانی کے لیے 39 کوڑے مارنے کی سزا مقرر کی گئی ہے۔[14] یہودیت میں جنسی اخلاقیات کے قوانین انتہائی سخت ہیں جن میں ہر قسم کی زنا و بدکاری کو حرام اور قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔

عیسائیت کی بدکاری سے متعلق تعلیمات

یہودیت کی طرح عیسائیت میں بھی زنا و بدکاری کو حرام قرار دیا گیا ہے۔[15] عیسائیت میں عہد نامہ قدیم کے جن قوانین و احکام کو برقرار رکھا گیا اور جن کو واجب العمل قرار دیا گیا ہے ان میں یہ حکم بھی شامل ہے کہ زنا نہ کرنا۔ عیسائیت میں زنا سے بچنے کے حوالے سے زیادہ محتاط رویہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ متی کی انجیل میں مذکور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

> تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زِنا نہ کرنا۔ لیکن مین تم سے کہتا ہوں کہ جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔[16]

کتاب 1 تھسلنیکیوں میں مذکور ہے:

> چنانچہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو یعنی حرام کاری سے بچے رہو۔[17] یعنی خدا کی رضامندی کو پانے کا ذریعہ پاک دامن رہنا ہے۔

زنا اور بدکاری کی سزا

یہودیت کے برعکس عیسائیت میں زنا اور بدکاری کی کوئی دنیوی سزا مقرر نہیں کی گئی۔ ایک طرف عیسائیت میں عورت پر بری نظر ڈالنے کو زنا قرار دیا گیا ہے جبکہ دوسری طرف زنا کا عملی ارتکاب کر لینے والے کے لیے کوئی سزا مقرر نہیں کی گئی۔ انجیل میں ایک مقام پر زنا میں ملوث ہونے والے افراد کو اپنے جسم کے زنا میں آلودہ ہونے والے اعضاء کو کاٹ پھینکنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ متی کی انجیل میں مذکور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

> پس اگر تیری دائیں آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے (زنا کرے یعنی کسی عورت کو بُری خواہش سے دیکھے) تو اسے نکال کر پھینک دے کیونکہ تیرے لیے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔[18]

اسی طرح ایک اور مقام پر ہے کہ:

> اور اگر تیرا دایاں ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اس کو کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لیے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ جائے۔[19]

سزا کی بجائے توبہ اور اصلاح کا موقع

عیسائیت میں زنا و بدکاری کی کوئی دنیوی سزا مقرر نہیں کی گئی بلکہ زانی کو توبہ اور اصلاح کا موقع دینے کی تعلیم دی گئی ہے۔ یوحنا کی انجیل میں مذکور ہے:

> فقیہہ اور فریسی ایک زانیہ عورت کو یسوع کے پاس لائے اور بتایا کہ اس نے بدکاری کی ہے، اور کہنے لگے کہ توریت میں موسیٰ نے ہم کو یہ حکم دیا تھا کہ ایسی عورتوں کو سنگسار کریں، پس تو اس عورت کی نسبت کیا کہتا ہے؟ یسوع نے جواب نہ دیا تو بار بار یہی سوال کیا گیا، تو یسوع نے کہا جو تم میں بے گناہ ہو وہی پہلے اس کو پتھر مارے۔ یہ سن کر سب لوگ وہاں سے چلے گئے اور یسوع اکیلا رہ گیا اور وہ زانیہ عورت وہی کھڑی رہی۔ یسوع نے پوچھا کہاں گئے یہ لوگ کیا کسی نے تجھ پر حکم نہیں لگایا؟ عورت نے کہا کسی نے نہیں۔ یسوع نے کہا میں بھی تجھ پر حکم

نہیں لگاتا، جا۔ پھر گناہ نہ کرنا۔[20]

عیسائی پادری، برکت اللہ نے اپنی کتاب تفسیر الکتاب میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یسُوع کی آمد کے بعد عہد نامہ قدیم کے جنسی اخلاقیات کے سخت قوانین کالعدم ہو چکے ہیں، اب زانی کے لیے موت کی سزا کی بجائے توبہ اور اصلاح کا موقع ہے۔[21] عیسائیت میں عہد نامہ قدیم کے زنا کی سزا کے متعلق تمام احکامات کو کالعدم قرار دے دیا گیا اور زنا کی سزا جو عہد نامہ قدیم میں موت کی سزا تھی، کو ختم کر کے زانی کو توبہ کرنے اور اپنی اصلاح کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ البتہ، عیسائیت میں، زانی کے لیے آخرت کی سخت سزا بیان کی گئی ہے۔ کتاب مکاشفہ میں مذکور ہے:

> مگر بزدلوں اور بے ایمانوں اور گھناؤنے لوگوں اور خونیوں اور حرام کاروں اور جادوگروں اور بت پرستوں اور سب جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہو گا۔ یہ دوسری موت ہے۔[22]

آخرت میں زانیوں کو جہنم کی آگ کی سزا دی جائے گی۔ عیسائیت میں زنا و بدکاری حرام ہے البتہ دنیا میں زناکاروں کے لیے کوئی سزا نہیں رکھی گئی جبکہ آخرت میں زانیوں کو جہنم کی آگ کی سزا دینے کا تصور پایا جاتا تھا۔

اسلام کی بدکاری سے متعلق تعلیمات

یہودیت اور عیسائیت کی طرح اسلام میں بھی بدکاری و زناکاری کو حرام اور کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں زنا و بدکاری کو نہ صرف حرام قرار دیا گیا ہے بلکہ اس کی قریب جانے سے بھی سختی سے منع کیا گیا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں مذکور ہے:

> وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَآ ، اِنَّه كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا[23]
>
> اور زنا کے قریب نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔

یعنی وہ چیزیں یا ذرائع جو انسان کو زنا یا بدکاری کی طرف لے جانے کا سبب بنتے ہیں ان سب چیزوں سے بھی اجتناب کرنے اور ان سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ زنا کی طرف لے جانے والے عوامل اور ان کے انسداد کے لیے چند احکام درج ذیل ہیں:

اوّل: نظریں جھکانے کا حکم

حرام تعلق کا نقطہ آغاز نامحرم کو قصداً دیکھنے سے ہوتا ہے۔ اسلام میں قصداً نامحرم کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ سورۃ النور میں مذکور ہے:

> قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ[24]
>
> مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لیے پاکیزہ ترین طریقہ ہے۔ وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں، اللہ اس سے باخبر ہے۔
>
> وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ[25]
>
> اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔

ان آیات میں مردوں اور عورتوں کو اپنی نظریں جھکانے کا حکم دیا گیا ہے۔ مرد و زن کا ایک دوسرے کو قصداً دیکھنا فتنے اور ناجائز تعلق کے استوار ہونے کا بنیادی سبب ہے اسی وجہ سے اسلام نے اس جڑ کو ہی کاٹ دیا ہے جس سے آگے چل کر زنا کا درخت پروان چڑھتا ہے۔

دوم: عورتوں کو پردے کا حکم

قرآن میں مختلف مقامات پر عورتوں کو پردے کا حکم دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر:

- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى

اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا[26]

اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجیے کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈالے رکھیں، یہ اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ وہ پہچانی جائیں تو انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

- وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ[27]

اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے، اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں۔

- وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ[28]

اور اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے۔

ان آیات میں اللہ تعالی نے مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ سورہ نور کی آیت میں "يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ" کے الفاظ لائے گئے ہیں، لفظ جلباب سے مراد کشادہ، لمبا اور کھلا لباس ہے جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔[29] عورت کا پردہ نہ کرنا، اپنی زیب و زینت کا غیر محرم کے سامنے اظہار کرنا یا ایسے طور طریقے اپنانا جن سے مرد ان کی طرف مائل یا متوجہ ہوں، زنا کاری کا راستہ ہموار کرنے والے اسباب ہیں جن سے اسلام نے سختی سے منع کیا ہے۔

سوم: غیر محرم کو چھونے کی حرمت

زنا کاری کا آغاز غیر محرم کو چھونے سے ہوتا ہے اسی لیے اسلام میں غیر محرم کو چھونا کلی طور پر حرام قرار دیا گیا ہے الا یہ کہ کوئی شرعی عذر لاحق ہو۔ سلسلہ احادیث صحیحہ میں مذکور ہے کہ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے سر میں لوہے کی سوئی ٹھونس دی جائے، یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ غیر محرم عورت کو چھوئے، جو اس کے لیے حلال نہیں ہے۔[30]

پیغمبرِ اسلام ﷺ کا اسوہ حسنہ

پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے روایات میں آتا ہے کہ آپ نے کبھی کسی نامحرم عورت کو نہیں چھوا۔ صحیح مسلم میں مذکور ہے:

مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ[31]

نبی ﷺ نے کبھی کسی غیر محرم عورت کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوا۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں مردوں کا غیر محرم عورتوں کو چھونا اور عورتوں کا غیر محرم مردوں کو چھونا حرام اور ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ یہ غیر شرعی عمل بھی انسان کو زنا کی طرف لے کر جانے کا ذریعہ اور سبب بنتا ہے۔

چہارم: غیر محرم سے بات کرنے کا ادب

اسلام میں غیر محرم سے بے تکلفانہ انداز میں گفت و شنید کرنے اور فتنے میں مبتلا کر دینے والا لب و لہجہ اختیار کرنے سے اجتناب کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ سورۃ الاحزاب میں مذکور ہے:

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا[32]

پس تم (غیر مردوں سے) بات کرنے میں نرمی نہ اختیار کرو کہ کہیں وہ شخص کوئی برا خیال نہ کرنے لگے جس کے دل میں (نفاق یا شہوت کی) بیماری ہے، اور تم سیدھی اور صاف بات کرو۔

اس آیت میں پیغمبرِ اسلام ﷺ کی ازواج کو بالخصوص اور مسلمان عورتوں کو بالعموم اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ وہ غیر

محرم مردوں سے بات کرتے ہوئے محتاط اندازِ گفتگو اپنائیں۔ اس احتیاط میں صرف ضروری بات کرنا، نظریں جھکا کر بات کرنا، لہجہ سخت کر کے بات کرنا اور گفتگو میں طوالت سے اجتناب کرنا شامل ہے۔ غیر محرم مرد و عورت کے حرام تعلق کے بننے اور پروان چڑھنے میں باہمی گفتگو میں اپنائے گئے لب و لہجے کا بنیادی کردار ہوتا ہے، اسی لیے اسلام میں اس حوالے سے آداب سکھا دیئے گئے ہیں تاکہ بدکاری کا راستہ مسدود کر دیا جائے۔

پنجم: غیر محرم کے ساتھ تنہائی کی حرمت

غیر محرم مرد و عورت کا خلوت نشین ہونا جب کہ کوئی اور موجود نہ ہو فتنے اور اخلاقی برائیوں کا سبب بنتا ہے اسی لیے اسلام میں غیر محرم کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ صحیح البخاری میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ[33]

محرم کی غیر موجودگی میں کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے۔

جامع ترمذی میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلاَّ كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ[34]

کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت (تنہائی) میں ہوتا ہے تو اس کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

ان احادیث میں غیر محرم کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جامع ترمذی کی حدیث میں انسان کی نفسیات اور شیطان کی چالوں میں سے ایک چال سے آگاہ کیا گیا ہے کہ جب غیر محرم مرد و عورت خلوت میں ہوتے ہیں تو شیطان دونوں کو گناہ طرف مائل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ خلوت نشینی چونکہ بدکاری کا ایک دروازہ ہے، اسی لیے اسلام نے اس دروازے کو مغلق و مقفل کر دیا ہے اور کسی بھی غیر محرم عورت سے اس کے محرم رشتہ دار کی غیر موجودگی میں ملاقات کو ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

ششم: سونے کے الگ الگ بستروں کا حکم

بچوں کی معصومیت کو برقرار رکھنے اور ان کو بے راہ روی سے بچانے کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ شعور کی عمر کو پہنچتے ہی ان کے آرام کرنے والے بستر الگ الگ کر دیئے جائیں۔ اسلام میں دس سال کی عمر کے بچوں کو الگ الگ بستروں پر سلانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ سنن ابی داؤد میں مذکور ہے:

مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ[35]

جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو تم ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو، اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں اس پر (یعنی نماز نہ پڑھنے پر) مارو، اور ان کے سونے کے بستر الگ کر دو۔

اس حدیث کی شرح میں شارح سنن ابی داود فضیلۃ الشیخ عمر فاروق سعیدی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے کئی اہم مسائل معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ جب بچے دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کے بستر الگ الگ کر دیئے جائیں، چاہے وہ حقیقی بھائی ہوں یا بہنیں، یا بھائی بہن ملے جلے۔ اس حکمِ شریعت کی حکمت یہ ہو سکتی ہے کہ شعور کی ابتدائی عمر ہی سے بچوں کو ایسی مجلس و محفل سے دور کر دیا جائے جس سے ان کے خیالات اور عادات و اطوار کے بگڑنے اور پراگندہ ہونے کا خطرہ ہو۔ گویا کہ یہ نبوی حکم منکرات کے اثر سے بچنے اور اولاد کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔[36] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے انسانوں کو غیر اخلاقی برائیوں سے بچانے کے لیے ابتدائے عمر سے ہی مکمل عملی نظام فراہم کر دیا ہے۔

اسلام میں زنا اور بدکاری کی سزا

اسلام میں زنا و بدکاری کی سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ غیر شادی شدہ زانی اور شادی شدہ زانی کے لیے الگ الگ قسم کی سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ سورۃ النور میں مذکور ہے:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوا كُلَّ وٰحِدٍ مِّنْهُمَا مِئَةَ جَلْدَةٍ[37]

زانیہ عورت اور زانی مرد، ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔

صحیح مسلم میں مذکور ہے کہ پیغمبرِ اسلام ﷺ نے ایک مسلمان شخص کو، جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا، رجم کروایا تھا اور قبلہ ازد کی ایک شاخ، غامد، کی ایک عورت کو بھی زنا کرنے کے جرم میں رجم کروایا تھا۔[38] اسی طرح صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ ایک کنوارے مرد نے ایک شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو پیغمبرِ اسلام ﷺ نے کنوارے زانی مرد کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جبکہ شادی شدہ زانیہ کو رجم کروا دیا تھا۔[39] قرآن مجید میں غیر شادی شدہ زانیہ اور زانی کو سو کوڑے مارنے کی سزا کا حکم دیا گیا ہے جبکہ حدیث میں شادی شدہ زانی مرد و عورت کے لیے پتھر مار مار کر ان کو رجم کرنے کی سزا کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ پیغمبرِ اسلام ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کو سو کوڑے لگوائے تھے اور ایک سال کے لیے اسے جلاوطن کیا تھا جبکہ شادی شدہ زانیہ کو رجم کروایا تھا۔

ہم جنس پرستی کی سزا

ہم جنس پرستی بدکاری کی قدیم اور قبیح قسم ہے، جس کا آغاز حضرت لوط علیہ السلام کی قوم سے ہوا تھا۔ اسلام میں ہم جنس پرستی کو حرام اور کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے۔ مسند احمد میں مذکور ہے:

لَعَنَ اللَّهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، قَالَهَا ثَلَاثًا[40]

پیغمبرِ اسلام ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط والا عمل کرے۔

سنن ابن ماجہ میں مذکور ہے:

مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ[41]

پیغمبرِ اسلام ﷺ نے فرمایا: جس کو تم پاؤ کہ وہ قومِ لوط کا عمل (اغلام بازی) کر رہا ہے، تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

ان احادیث میں قومِ لوط والے گندے عمل میں ملوث ہونے والے ہم جنس پرستوں کو ملعون قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ قبیح عمل کرنے والے اور کروانے والے کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ انتہائی قبیح، غیر فطری اور ملعون عمل ہے جس کی سزا موت رکھی گئی ہے۔ قومِ لوط کی تباہی کی بڑی وجہ، شرک کے بعد، ہم جنس پرستی تھی۔[42] اسلام میں ہم جنس پرستی کو ملعون فعل اور بڑا جرم قرار دے کر اس کی سزا موت مقرر کی گئی ہے۔

جانور سے بدفعلی کی حرمت

جانور سے کسی انسان کا جنسی عمل کرنا بدکاری کی ایک قبیح قسم ہے جس کو اسلام میں کبیرہ گناہ اور حرام قرار دیا گیا ہے۔ سنن ابی داؤد میں مذکور ہے:

مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ[43]

جو کسی جانور سے جماع کرے اسے قتل کر دو، اور اس کے ساتھ اس جانور کو بھی قتل کر دو۔

اسلام میں جہاں مرد کا عورت سے زنا کرنا، مرد کا مرد سے بدکاری کرنا، عورت کا عورت سے بدکاری کرنا حرام اور جرم ہے، وہاں کسی مرد یا عورت کا کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرنا بھی حرام اور جرم ہے جس کی سزا موت ہے۔

خود لذتی کی ممانعت

کسی انسان کا اپنے جسم کو جنسی لذت پہنچانے کے لیے اپنے ہی اعضاء کا استعمال کرنا یا کوئی دوسرا غیر فطری طریقہ اپنانا خود لذتی کہلاتا ہے۔ اسلام میں خود لذتی کے لیے اپنائے جانے والے طریقوں کو حرام قرار دیا گیا ہے جیسا کہ مشت زنی یا خود لذتی کے لیے بنائے گئے کھلونوں کا استعمال کرنا وغیرہ۔ سورۃ المومنون میں مذکور ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ، اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ، فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ[44]

اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں پر اس لیے کہ ان میں کوئی الزام نہیں، پس جو شخص اس کے علاوہ طلب گار ہو تو وہی حد سے نکلنے والے ہیں۔

اس آیت میں جنسی خواہش کے حصول کے جائز طریقوں کو بیان کیا گیا ہے۔ یعنی نکاح اور مردوں کی ملکیت میں موجود لونڈیوں سے مردوں کا جنسی تعلق قائم کرنا جائز قرار دیا گیا ہے، اس کے علاوہ جنسی تسکین کے تمام طریقوں کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ زنا اور بدکاری کرنے والا جب یہ قبیح عمل کرتا ہے تو اس وقت وہ کامل ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا بلکہ زناکار اس حالت میں ایمان سے محروم ہوتا ہے۔[45] اسلام نے زناکاروں اور بدکاروں کو سخت دنیوی سزائیں دینے کے ساتھ جہنم کی آگ میں ڈالے جانے کی وعید بھی سنائی ہے۔[46] اسلام میں زنا و بدکاری سے متعلق چیزوں کو دیکھنے، سننے اور بیان کرنے کو آنکھوں، کان اور زبان کا زنا قرار دے کر ایسا کرنے سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔[47] اسلام نے نہ صرف زناکاری اور بدکاری کو حرام قرار دیا ہے بلکہ لوگوں کو اس گناہ کے قریب لے کر جانے والے تمام راستوں کو عملاً بند کر دیا ہے تاکہ لوگوں کی عزتوں اور عصمتوں کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ سامی ادیان میں سے اسلام کی جنسی اخلاقیات کے حوالے سے تعلیمات نہایت جامع، کامل اور مفصل ہیں۔

زنا و بدکاری کے طبی نقصانات

طبی نقطہ نظر سے زناکاری انسانی صحت کے لیے انتہائی مہلک عمل ہے۔ زنا خطرناک انفکشنز کے پھیلاؤ کا سبب بنتا ہے جیسا کہ ایڈز کا سبب بننے والا ایچ آئی وی (HIV) سرفہرست ہے۔ اسی طرح آتشک اور سوزاک کی بیماریاں بھی زناکاری سے پھیلتی ہیں۔[48] زنا کی وجہ سے کینسر کا سبب بننے والا وائرس (Human Papilloma Virus) ایک انسان سے دوسرے میں منتقل ہوتا ہے۔ یہ وائرس مرد و خواتین میں کینسر کی وجہ بنتا ہے[49] زناکاری میں مبتلا لوگ ڈپریشن، ذہنی دباؤ اور احساسِ جرم وغیرہ جیسے نفسیاتی مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔[50] زناکاری انسانی صحت و بقا کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ سائنسی نقطہ نظر کے مطابق زنا و بدکاری انسانی صحت کے لیے انتہائی ضرر رساں اور غیر محفوظ عمل ہے جو کئی قسم کی بیماریوں کی وجہ بنتا ہے۔[51] زناکاری و بدکاری کئی قسم کے خطرناک جسمانی اور نفسیاتی امراض کا سبب بنتی ہے۔ زنا سے اجتناب کرنا انسانی صحت کے تحفظ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ تینوں سامی ادیان میں زنا و بدکاری کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ یہودیت اور اسلام نے جنسی اخلاقیات کے حوالے سے سخت احکامات بیان کیے ہیں تاکہ انسانوں کی عزتوں، صحت اور جانوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔ عیسائیت میں زنا کی دنیوی سزا کی بجائے اخروی سزا کا تصور دیا گیا ہے۔ جبکہ انتظامی طور پر معاشرے کو زنا و بدکاری جیسے مضرِ صحت افعال سے روکنے کے لیے دنیوی سزائیں ناگزیر ہیں جیسا کہ یہودیت اور اسلام کی جنسی اخلاقی تعلیمات میں موجود ہیں۔

خلاصہ بحث

سامی ادیان میں پاک دامن رہنے اور زنا سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ جنسِ مخالف سے حصول تسکین کی خواہش فطری ہے

جس کو کچلا نہیں جا سکتا۔ تینوں ادیان میں نکاح کے ذریعے اس فطری خواہش کو پورا کرنے کی اجازت دی گئی ہے البتہ نکاح کے بغیر مباشرت کرنے کو زنا اور بدکاری قرار دیا گیا ہے۔ مباشرت چاہے بغیر نکاح کے مرد کی عورت سے ہو یا مرد کی مرد سے ہو یا عورت کی عورت سے ہو، یا مرد و عورت کی کسی جانور سے ہو یا خود لذتی کا عمل ہو، یہ تمام افعال زناکاری، بدکاری اور حرام ہیں۔ تینوں مذاہب میں زنا و بدکاری کی اخروی سزا جہنم کی آگ بیان کی گئی ہے البتہ دنیوی سزا صرف یہودیت اور اسلام نے مقرر کی ہے۔ عیسائیت میں زنا اور بدکاری کی کوئی دنیوی سزا مقرر نہیں کی گئی بلکہ زناکار اور بدکار کو توبہ اور اصلاح کا موقع دیئے جانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہودیت اور اسلام میں زنا کی سزا سنگسار کرنا مقرر کی گئی ہے۔ اسلام میں غیر شادی شدہ زانی کے لیے سو کوڑے مارنے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا رکھی گئی ہے جب زانی جنس مخالف سے زنا کرے۔ ہم جنس سے بدکاری یا جانور سے بدکاری کی سزا یہودیت اور اسلام میں موت مقرر کی گئی ہے۔ اسلام میں زنا کے قریب جانے سے بھی منع کر دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام امور اور اشیاء جو انسان کو زنا کی طرف لے جانے کا سبب بنیں ان سے بھی اجتناب کرنے اور دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسلام میں زنا کی طرف لے جانے والے امور سے انسانوں کو دور رکھنے کے لیے خصوصی اقدامات کئے گئے ہیں۔ اسلام میں مرد و خواتین کو نظریں جھکا کر رکھنے، عورتوں کو پردہ کرنے، زیب و زینت کا اظہار نہ کرنے، عورتوں کا مردوں سے پرکشش انداز میں گفتگو نہ کرنے، غیر محرم کے ساتھ خلوت نشینی اختیار نہ کرنے، غیر محرم کو نہ چھونے کے احکامات دیئے گئے ہیں تاکہ انسانوں کو عملی طور پر زنا سے دور رکھا جا سکے۔ جدید طبی سائنس کے مطابق زنا اور بدکاری سے انسان متعدی بیماریوں، کینسر، ایڈز اور کئی طرح کے انفیکشنز کا شکار ہو جاتا ہے، ان جسمانی بیماریوں کے علاوہ زناکاری سے کئی قسم کی نفسیاتی بیماریاں بھی لاحق ہوتی ہیں۔ جدید میڈیکل سائنس کی تحقیقات مکمل طور پر سامی ادیان کی جنسی اخلاقیات کی تعلیمات کی تائید کرتی ہیں۔

References

[1] Khuruj (Exodus) 14:20.
[2] Ahbar (Leviticus) 20:10.
[3] Ahbar (Leviticus) 20:11-12.
[4] Ahbar (Leviticus) 20:13-14.
[5] Ahbar (Leviticus) 20:15-16.
[6] Ahbar (Leviticus) 20:10.
[7] Ahbar (Leviticus) 20:13.
[8] Ahbar (Leviticus) 20:15.
[9] Ahbar (Leviticus) 20:16.
[10] Ahbar (Leviticus) 22:18.
[11] Ahbar (Leviticus) 20:13.
[12] Pida'ish (Genesis) 19:4-5.
[13] Ahbar (Leviticus) 19:29.
[14] Babylonian Talmud, Tractate Makkot, 13a-13b.
[15] Pida'ish (Genesis) 14:20.
[16] Matti (Matthew) 5:27-28.
[17] Thissalunikiyon (1 Thessalonians) 4:3.
[18] Matti (Matthew) 5:29.
[19] Matti (Matthew) 5:30.
[20] Yuhanna (John) 8:3-11.
[21] Barakat Allāh, *Tafsīr al-Kitāb* (Lahore: Masīḥī Ishāʿat Khānah, 2015), pp. 84–87.
[22] Mukashafah (Revelation) 21:8.
[23] Al-Qur'ān, 17:32.

[24] Al-Qur'ān, 24:30.
[25] Al-Qur'ān, 24:31.
[26] Al-Qur'ān, 33:59.
[27] Al-Qur'ān, 24:31.
[28] Al-Qur'ān, 24:31.
[29] Majmaʿ al-Lughah al-ʿArabiyyah, *Al-Muʿjam al-Wasīṭ* (Cairo: Maktabat al-Shurūq al-Dawliyyah, 2004), p. 128.
[30] Al-Albānī, Muḥammad Nāṣir al-Dīn, *Silsilat al-Aḥādīth al-Ṣaḥīḥah wa-Shayʾ min Fiqhihā wa-Fawāʾidihā* (Riyadh: Maktabat al-Maʿārif, 2002), ḥadīth no. 1195.
[31] Muslim, Abū al-Ḥusayn Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Cairo: Dār Iḥyāʾ al-Kutub al-ʿArabiyyah, 1955), Kitāb al-Imārah, Bāb Kayfa Bāyaʿa al-Nabī al-Nisāʾ, ḥadīth no. 4835.
[32] Al-Qur'ān, 33:32.
[33] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Beirut: Dār Ṭawq al-Najāh, 2001), Kitāb al-Nikāḥ, Bāb Lā Yakhluwanna Rajulun bi-Imraʾatin illā maʿa Dhī Maḥram, ḥadīth no. 5233.
[34] Al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā, *Al-Jāmiʿ al-Tirmidhī* (Cairo: Sharikat Maktabat wa-Maṭbaʿat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 2nd ed., 1395 AH/1975), Kitāb al-Raḍāʿ, Bāb Mā Jāʾa fī Karāhiyat al-Dukhūl ʿalā al-Mughībāt, ḥadīth no. 1171.
[35] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath al-Sijistānī, *Sunan Abī Dāwūd*, taḥqīq: Shuʿayb al-Arnaʾūṭ and Muḥammad Kāmil Qarah Ballī (Beirut: Dār al-Risālah al-ʿĀlamiyyah, 1st ed., 1430 AH/2009), Kitāb al-Ṣalāh, Bāb Matā Yuʾmar al-Ghulām bi-al-Ṣalāh, ḥadīth no. 495.
[36] Ibid.
[37] Al-Qur'ān, 24:2.
[38] Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, ḥadīth no. 4431.
[39] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, ḥadīth no. 2724.
[40] Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal* (Beirut: Muʾassasat al-Risālah, 2nd ed., 1420 AH/1999), Musnad ʿAbd Allāh ibn ʿAbbās, ḥadīth no. 2913.
[41] Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī, *Sunan Ibn Mājah* (Cairo: Dār Iḥyāʾ al-Kutub al-ʿArabiyyah, 1952), Kitāb al-Ḥudūd, Bāb Man ʿAmila ʿAmala Qawm Lūṭ, ḥadīth no. 2561.
[42] Al-Qur'ān, 7:80-81.
[43] Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, ḥadīth no. 4464.
[44] Al-Qur'ān, 23:5-7.
[45] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, ḥadīth no. 2475.
[46] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, ḥadīth no. 1386.
[47] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, ḥadīth no. 6243.
[48] Jane Rowley et al., "Global Estimates of the Prevalence and Incidence of Four Curable Sexually Transmitted Infections," *Lancet Global Health* 10, no. 5 (2022): e612.
[49] Laia Bruni, Carolyn Albero, and Silvia de Sanjose, "Human Papillomavirus and Related Diseases Report: Global Estimates," *Vaccine* 41, no. 12 (2023): 1987.
[50] Melina Bersamin et al., "Casual Sex and Mental Health Outcomes Among Young Adults: A Five-Year Longitudinal Study," *Journal of Sex Research* 58, no. 4 (2021): 453.
[51] Jane Rowley, *Sexually Transmitted Infections*, e612.